بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخاء ۱۳۵۰ ہش
اکتوبر ۱۹۷۱ء

(ایڈیٹر)
محمد شفیق قیصر

مجلس اطفال الاحمدیہ واہ کینٹ کے چند مناظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

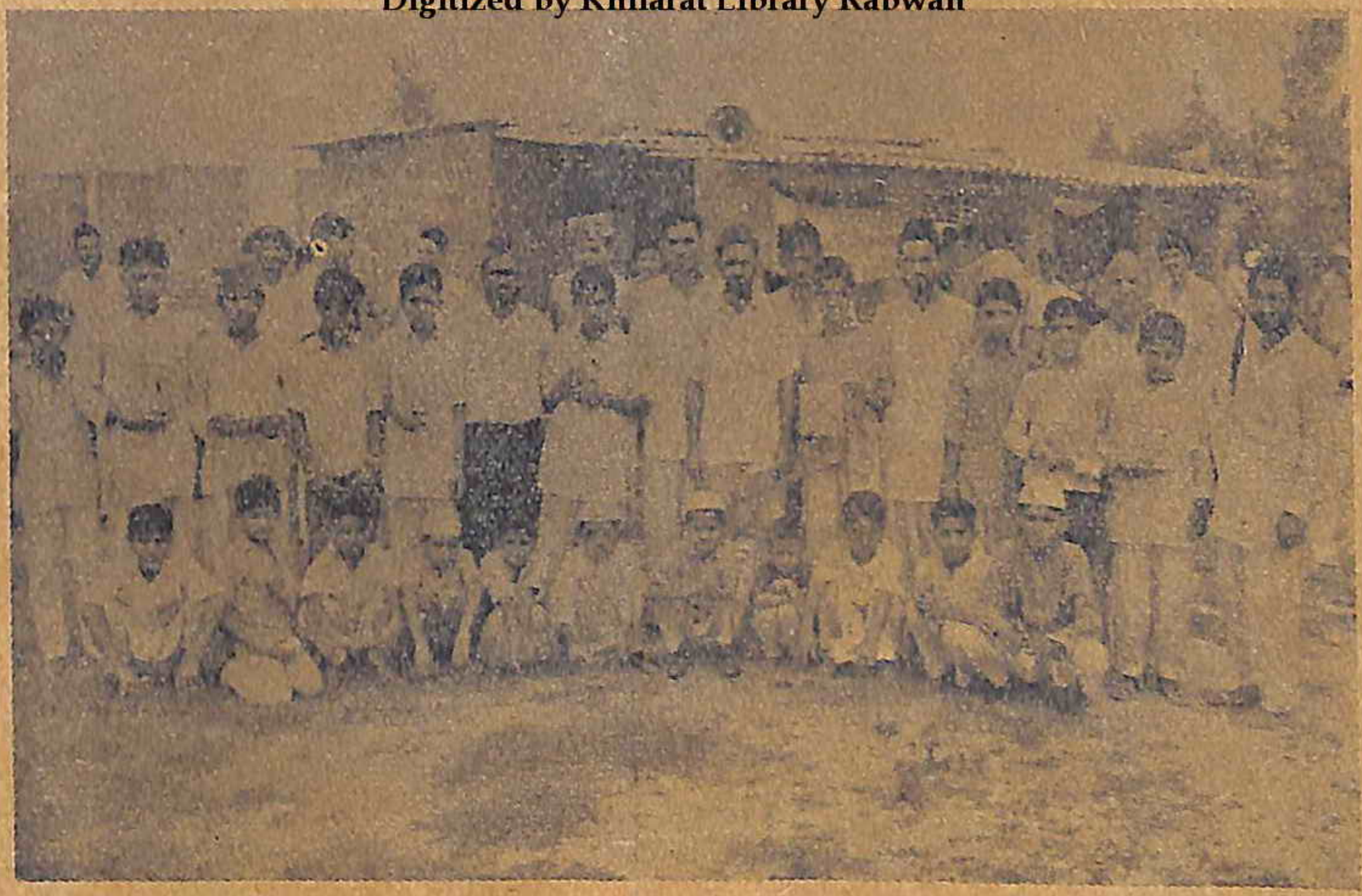

مہتمم صاحب اطفال محمد اسلم صابر اطفال اور عہدے داران کے ساتھ

مہتمم صاحب اطفال بچوں میں انعامات
تقسیم کر رہے ہیں

مہتمم اطفال الاحمدیہ اطفال سے
خطاب فرما رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جلد ۱۴ | اخاء ۱۳۵۰ ہش | اکتوبر ۱۹۷۱ء | شمارہ ۱۰

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

مہتمم تعلیم خدّام الاحمدیہ مرکزیّہ

نائبین

منیر الدین شمس • ظفر احمد سرور • مبارک احمد

کتابت :- حمید الدین

سالانہ چندہ :- ۵ روپے	فون نمبر ۴۸	ہوائی ڈاک :- ۱۸ روپے
فی پرچہ :- ۵۰ پیسے		سمندری ڈاک :- ۸ روپے

پبلشر :- محمد شفیق قیصر ❊ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر تشحیذ الاذہان دار الصدر جنوبی۔ ربوہ ❊ رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۸/۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفلِ تشحیذ

پیارے بچّو! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

● جس وقت یہ پرچہ آپ کو ملے گا آپ اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے کی تیاری کر رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور آپ خیریت سے مرکز میں آکر اجتماع کی برکات سے فائدہ اُٹھائیں۔

● اکثر بچّے لکھتے رہتے ہیں کہ سالنامہ کب شائع ہو گا۔ ہمیں افسوس ہے کہ ابھی تک کاغذ کی کمیابی کا سلسلہ چل رہا ہے اور اِس وقت ہم جتنے صفحات پر رسالہ شائع کر رہے ہیں اس سے زیادہ صفحات کا رسالہ شائع نہیں کر سکتے۔ آپ دُعا کریں کہ ادارہ کی یہ مُشکل حل ہو جائے، جب بھی کاغذ کی یہ دِقّت دُور ہو جائے گی فوراً سالنامہ شائع کیا جائے گا۔

● بچّو! آپ سب کو معلوم ہے کہ حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بڑے صاحبزادے محترم مرزا مظفر احمد صاحب پر جو صدرِ پاکستان کے اقتصادی مشیر ہیں گزشتہ ماہ ایک شخص نے چاقو سے حملہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا شُکر ہے کہ اُس نے آپ کی زندگی بچا لی۔ آپ کی کامل شفایابی کے لئے بچّے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ملک کے اِس نامور خادم کو اپنے فضل سے شفا دے اور پہلے سے بھی بڑھ کر پیارے وطن پاکستان کی بہتری اور بہبودی کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

بھائی جان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بچے کیسے ہونے چاہئیں؟

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کئی دفعہ بیان فرمایا ہے کہ احمدی بچے کیسے ہونے چاہئیں۔ چنانچہ آج سے تیس اکتیس سال قبل ایک مجلس میں حضورؓ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:-

"بچّوں کو دینی ارکان کا پابند بنایا جائے۔ بلوغت سے قبل کبھی کبھی روزہ بھی رکھوانا چاہیے اِس سے ان کی صحت خراب نہیں ہوتی بلکہ یہ صحت کے لئے فائدہ بخش چیز ہے۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ بچّوں کو نماز کے لئے نہیں جگاتے۔ وہ سمجھتے ہیں ابھی نیانا (بچّہ) ہے۔ یہ درست نہیں۔ ان کو نماز کی باقاعدگی کا عادی بنانا چاہیئے۔ پھر ورزش کی عادت بھی ڈالنی چاہیئے... ہمارے ملک میں بچّوں کو محنت کا عادی نہیں بنایا جاتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بڑے ہو کر بھی نکمّے ثابت ہوتے ہیں۔ یورپ میں بچّوں کو محنت کا عادی بنایا جاتا ہے جس سے بڑے ہو کر بھی وہ کام کے قابل ہوتے ہیں۔

پس دوست اِس بات کا خیال رکھیں کہ جہاں بچّوں کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا جائے کہ انکی صحت بگڑ جائے وہاں اُن کی تربیت کا بھی خیال رکھا جائے انہیں محنت و مشقّت کا عادی بنایا جائے، مشکلات کے برداشت کرنے کی مشق کرائی جائے اور انہیں اپنے اوقات کو ضائع کرنے سے روکا جائے کیونکہ جن نوجوانوں میں یہ عیوب ہوں وہ ملک و قوم بلکہ ساری دُنیا کے لئے مصیبت کا موجب ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات فرمودہ ۶ر دسمبر ۱۹۴۰ء
مطبوعہ الفضل ۶ر جولائی ۱۹۶۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس نصیحت میں حضورؓ نے بتایا ہے کہ والدین کو اپنے بچّوں کی کس رنگ میں تربیت کرنی چاہیئے۔ بچّوں کا فرض ہے کہ وہ حضورؓ کی یہ نصیحت پڑھ کر خود بھی اپنے اندر وہ خوبیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں جن کا اِس نصیحت میں حضورؓ نے ذکر فرمایا ہے۔

اس میں حضورؓ نے پہلی بات یہ بیان فرمائی ہے کہ احمدی بچّوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ دینی ارکان یعنی نماز روزہ وغیرہ کے پابند ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ اپنی صحت کا خیال رکھیں اور روزانہ ورزش کرنے کی عادت ڈالیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ وہ محنت، مشقّت کے عادی ہوں اور مشکلات برداشت کرنے کے قابل بنیں۔ چوتھی بات یہ ہے کہ وہ کسی حالت میں بھی اپنا وقت ضائع نہ کریں بلکہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی مفید کام کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ احمدی بچّے اپنے آپ کو بُرائیوں سے بچائیں اور اعلےٰ سے اعلےٰ خوبیاں اپنے اندر پیدا کریں تاکہ وہ ملک و قوم بلکہ ساری دُنیا کے لئے رحمت کا موجب بنیں مصیبت کا نہیں۔ اے اللہ تُو ایسا ہی کر ؕ

اِسلام کی شان

بچّو! ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم کے چند اشعار درج کئے جا رہے ہیں۔ انہیں پڑھ کر دیکھو تمہارا دل گواہی دیگا کہ یہ بڑے ہی پیارے شعر ہیں۔ اتنے پیارے کہ زبانی یاد کرنے کے قابل۔ انہیں پڑھو اور جھٹ زبانی یاد کر لو۔ پھر ساتھ ہی خدا کا شکر بجا لاؤ کہ اس نے ہمیں کیسا اچھا دین عطا کیا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں :-

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے
مُجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے
دُنیا کی سب دُکانیں ہیں ہم نے دیکھیں بھالیں
آخر ہُوا یہ ثابت دار الشفاء یہی ہے
دُنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو آبِ بقا یہی ہے
اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج
پر دیکھتے نہیں وہ دشمن بلا یہی ہے
کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ
اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے
کس کام کا وہ دیں ہے جس میں نشاں نہیں ہے
دِیں کی مرے پیارو زرّیں قبا یہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئندہ کی فکر

اکثر بچّوں نے یہ کہانی پڑھی ہو گی:-

کسی شکاری نے ایک چڑیا پکڑی، چڑیا نے اُس سے کہا کہ مجھے چھوڑ دو — شکاری بولا "چھوڑنے کی بھی خوب کہی، کہیں ہاتھ آئی چیز بھی چھوڑی جاتی ہے؟ مَیں تجھے گھر لے جاؤں گا اور ذبح کر کے پکا کر مزے سے کھاؤں گا۔"

چڑیا بولی: "مَیں اتنی چھوٹی ہوں کہ نہ تیرا پیٹ بھرے گا اور نہ ہی تمہاری زبان کچھ دیر لُطف لے سکے گی۔ میری جان لے کر تمہیں کچھ حاصل نہ ہو گا۔ بہتر تو یہی ہے کہ میرا خون اپنی گردن پر نہ لو اور مجھے چھوڑ کر ثواب حاصل کرو۔"

شکاری نے سوچا، "چڑیا سچ ہی تو کہہ رہی ہے اس کا تو ایک نوالہ بھی نہ بنے گا۔ اس کی جان لے کر کیا کروں گا۔" یہ سوچ کر اس نے چڑیا کو چھوڑ دیا۔

چڑیا اُڑ کر ایک درخت پر جا بیٹھی۔ اور شکاری سے کہنے لگی آپ کا بہت بہت شُکریہ — مگر آپ نے مجھے چھوڑ کر بہت نقصان اُٹھایا۔ میرے پیٹ میں ایک چھٹانک وزن کا قیمتی ہیرا تھا اگر تم مجھے ذبح کرتے تو یہ قیمتی ہیرا تمہارے ہاتھ لگتا اور اس طرح تم امیر کبیر آدمی ہو جاتے۔

چڑیا کی بات سُن کر شکاری افسوس سے ہاتھ ملنے لگا۔ چڑیا نے شکاری سے کہا: جو چیز ہاتھ سے جاتی رہے عقلمند انسان اسکا ماتم نہیں کرتے۔ جو چیز ہاتھ سے گئی رونے اور افسوس کرنے سے کہاں مِل سکتی ہے۔ اور مَیں تو تمہاری عقل کا امتحان لے رہی تھی ورنہ کہاں میری چھوٹی سی جان اور کہاں چھٹانک بھر ہیرا۔ یہ تو سوچو کہ دو تولے کی جان چھٹانک بھر ہیرا کس طرح نِکل سکتی ہے۔"

یہ کہانی مختلف طریقوں سے بیان کی گئی ہے لیکن ان سب کی رُوح ایک ہی ہے کہ "جو چیز ہاتھ سے جاتی رہے اس کا افسوس نہ کرو۔" اِس چھوٹے سے فقرہ میں ایسا عمدہ مشورہ دیا گیا ہے جس کو اگر انسا[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھے تو اسے سینکڑوں غموں اور پریشانیوں سے چھٹکارا مل جائے اور آہ وزاری میں وقت برباد کرنے کی بجائے کامیابی حاصل کرنے کے لئے نئے سرے سے کوشش کرے۔

کچھ عرصہ ہوا عربی زبان کی ایک کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے اس چڑیا کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ مؤثر واقعہ نظر سے گزرا۔ یہ واقعہ تشحیذی بچوں کی خدمت میں پیش ہے تاکہ وہ اسے سامنے رکھیں اور اپنی آئندہ زندگی میں ماضی کے واقعات کو سوچنے کی بجائے آنے والا زمانہ ان کی توجہ کا مرکز بنے اور یادِ ماضی کی بجائے مستقبل کی فکر کی عادت پڑے۔ وہ واقعہ اِس طرح ہے:-

مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں ایک بہت بڑا تاجر رہتا تھا۔ اس کی دکان اعلیٰ قسم کے ساز وسامان سے بھری ہوئی تھی۔ ہر چیز بڑی صاف ستھری اور اعلیٰ معیار کی ہوتی تھی اور وہ اپنی چیزیں دیگر دکانداروں کی نسبت سستی فروخت کرتا تھا۔ گاہکوں کے ساتھ اس کا برتاؤ بھی بہت اچھا تھا۔ ہر ایک کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملتا۔ لوگ اس کے حُسنِ اخلاق سے بہت متاثر تھے اور اس کی ایمانداری اور سچائی کا دُور دُور شہرہ تھا، یہی وجہ تھی کہ اس کی دکان پر اکثر خریداروں کا ہجوم ہی تھا [illegible] کی، ایمان داری اور خوش اخلاقی کی وجہ سے اس کا کاروبار ترقی کرتا جا رہا تھا۔ کرنا خدا کا ایسا ہوا کہ ایک دن دکان میں آگ لگ گئی، آگ بجھانے کی بہت کوشش کی گئی لیکن آگ پر قابو پاتے پاتے دکان راکھ کا ڈھیر ہو گئی اور لاکھوں کا مالک پل بھر میں کوڑیوں کا محتاج ہو گیا۔

اِس واقعہ کی خبر پل بھر میں تمام شہر میں پھیل گئی اور تاجر کے گھر پر ہمدردی کرنے والوں کا جمگھٹا لگ گیا۔ ہر ایک نے اِس حادثہ پر رنج اور افسوس ظاہر کیا اور تاجر کو اپنی ہمدردی کا یقین دلایا۔ تاجر نے لوگوں کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آگ کیسے لگی اور اس کے بجھانے میں اتنی دیر کیوں لگی۔ تاجر نے کہا جو ہونا تھا وہ ہو چکا اب کیوں اور کیسے کی بحث میں پڑنے سے کچھ حاصل نہیں۔ اِس لئے میں اِس حادثہ پر مزید غور و فکر نہیں کرنا چاہتا۔ میں تو اب یہ سوچ رہا ہوں کہ آئندہ کے لئے کیا کیا جائے، جلی ہوئی دکان رنج و افسوس سے درست نہیں ہو سکتی اور نہ آہ وزاری سے جلا ہوا سامان واپس مل سکتا ہے اِس لئے اب آہ و زاری اور رنج و افسوس سے کچھ فائدہ نہیں۔ اب تو کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیئے کہ جلی ہوئی دکان جلد درست ہو، کہیں سے نیا سامان حاصل کیا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بازار میں از سرِ نو کاروبار شروع کیا جائے۔ خدا ہمت کرنے والے کی مدد کرتا ہے اور محنت کا پھل ضرور دیتا ہے۔ لوگوں نے تاجر کے یہ خیالات جب سُنے تو ان کی آنکھیں کُھل گئیں اور انہیں کامیابی کا صحیح راستہ نظر آگیا کہ ماضی کی یاد مستقبل کی ضامن نہیں بن سکتی خدا نے آنکھیں دی ہیں کہ آگے دیکھا جائے پیچھے مُڑ مُڑ کر دیکھنے سے گردن بھی دُکھے گی اور منزل تک پہنچنے میں دیر بھی لگے گی۔

تشحیذی بچّو! اِن واقعات سے سبق حاصل کرو اور ہمیشہ آگے کی طرف نظر رکھو آپ اس جماعت کے بچّے ہیں جس کا ہر قدم خدا کے فضل سے آگے کی طرف اُٹھ رہا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصّہ دوم صـ ۲-۳)

(بقیہ صـ ۸)

تھے مگر ان میں بھی "ر" نہیں آتی تھی۔ بادشاہ اس کی ہوشیاری سے بہت متاثر ہوُا اور اُسنے شکایت کرنے والے سے کہا کہ تم نے تو اِس لئے شکایت کی تھی کہ مَیں اسے اِس عُہدہ سے برطرف کر دوں مگر میری نگاہ میں تو اس کا درجہ اَور بھی بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ میری زبان سے سُنتے ہی اس نے میرے فقرہ کو فوراً ایسے الفاظ میں بدل دیا جو مفہوم کے لحاظ سے میرے الفاظ کے عین مطابق تھے اور ان میں "ر" بھی نہیں آتی تھی۔ اِس بات نے تو ثابت کر دیا ہے کہ یہ شخص بڑا عالم ہے اور مجھے اسکی قدر کرنی چاہیئے۔

علمی و صنعتی نمائش

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے موقع پر اطفال کی دلچسپی کے لئے ایک علمی و صنعتی نمائش کا انتظام کیا گیا ہے جس میں اطفال کی تیار کردہ اشیاء پیش کی جائیں گی۔ اجتماع میں شامل ہونیوالے اطفال اپنی مجلس کی وساطت سے اجتماع کے پہلے روز اپنی اشیاء کمرۂ نمائش (کمیٹی روم دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ) میں پہنچا دیں جملہ اشیاء اجتماع کے اختتام پر بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔ اوّل اور دوم آنیوالے اطفال اور مجالس کو انعامات دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(منتظم نمائش سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بڑا عالم اور ہوشیار وزیر

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ایک مشہور عربی ادیب نے لکھا ہے کہ ایک بادشاہ تھا جس نے اپنے دربار میں ایک ایسے شخص کو وزارت کا عُہدہ سپرد کیا ہُوا تھا جو اپنے لہجہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے "ر" نہیں بول سکتا تھا مگر بادشاہ کو اس کے اس نقص کا کوئی علم نہیں تھا۔ ایک دفعہ کسی نے بادشاہ کے پاس شکایت کی کہ آپ نے فلاں شخص کو اپنا وزیر مقرر کیا ہُوا ہے مگر اس کی تو یہ حالت ہے کہ وہ "ر" بھی نہیں بول سکتا اور اگر کوئی ایسا لفظ اسے بولنا پڑے جس میں "ر" آتی ہو تو وہ "ر" کی جگہ ل پڑھ دیتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ مجھے تو اس کے اِس نقص کا کوئی علم نہیں۔ لیکن چونکہ تم نے شکایت کی ہے اِس لئے اب مَیں اس کا ضرور امتحان لوں گا اور دیکھوں گا کہ تمہاری بات کہاں تک درست ہے چنانچہ اس نے وزیر کو بُلوایا اور اسے حکم دیا کہ اپنے سیکرٹری کو یہ آرڈر لکھواؤ اَمَرَ اَمِیْرُ الْاُمَرَاءِ اَنْ یُّحْضَرَ الْبِئْرُ فِی الطَّرِیْقِ لِیَشْرَبَ مِنْہُ الْمَآءَ الصَّادِرُ وَالْوَارِدُ۔ یعنی شہنشاہ نے حکم دیا ہے کہ شاہی راستے پر ایک کنواں کھودا جائے تا کہ سب آنے اور جانے والے اس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ یہ فقرہ ایسا تھا جس میں اس نے تمام ایسے الفاظ جمع کر دیئے تھے جن میں "ر" آتی ہے۔ لیکن وہ وزیر بڑا عالم اور ہوشیار تھا اس نے یہ حکم سُنتے ہی فوراً اپنے سیکرٹری سے کہا کہ لکھو حَکَمَ حَاکِمُ الْحُکَّامِ اَنْ یُّقْلَبَ الْقَلِیْبُ فِی السَّبِیْلِ لِیَنْتَفِعَ مِنْہُ الصَّادِیْ وَالْبَادِیْ۔ یعنی تمام حکّام کے حاکم اور سردار نے حکم دیا ہے کہ سبیل میں جو طریق کا ہم معنی تھا اور اس میں "ر" نہیں آتی تھی۔ ایک قلیب کھودا جائے جو بئیر کا ہم معنے ہے اور اس میں بھی "ر" نہیں آتی بلکہ "ل" آتا ہے تا کہ اس سے صادی اور بادی یعنی شہر میں آنے والے اور شہر سے جانے والے سب فائدہ اٹھا سکیں اِس جگہ بھی اس نے صادر اور وارد کی جگہ ایسے الفاظ استعمال کئے جو انہیں الفاظ کے ہم معنے

(باقی صہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثابت قدمی

(حافظ محمد صدیق راشد)

ثابت غیر متحرک چیز کو کہتے ہیں جو سیارہ نہ ہو اور "ثابت قدم" ایسے شخص کے متعلق بولا جاتا ہے جو اپنے عقیدہ اور ارادہ پر ہمیشہ قائم رہنے والا اور مشکلات و مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والا ہو اور کوئی چیز بھی اس کے پائے ثبات میں لغزش کا باعث نہ بن سکے۔ "ثابت قدمی" کو ہم بالفاظ دیگر استقلال کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو کامیاب زندگی بسر کرنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ایک مقصد ہو اور وہ اس کے حصول کے لئے مستقل جدوجہد جاری رکھے۔ ثابت قدمی انسان کے مستقبل کے استحکام کے لئے اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ ایک پختہ عمارت کے لئے مضبوط بنیاد۔ اور جس طرح ایک ناپختہ عمارت کے مُنہدم کرنے کے لئے ایک ہی زلزلہ کافی ہے اسی طرح ایک متزلزل انسان کی ناکامی و نامرادی کے لئے چند حوادثاتِ زمانہ کافی ہیں۔

ہمیں اپنا مستقبل روشن کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر چلنے کی ازحد ضرورت ہے ہم آپ کی مبارک ذات سے ہر معاملہ میں نمونہ حاصل کر سکتے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" کہ "اے مسلمانو! حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات تمہارے لئے کامل نمونہ ہے (پس چاہیئے کہ تم اس سے نمونہ حاصل کرو)"۔

ارشادِ خداوندی کے تحت مَیں یہاں چند احادیث کا ترجمہ پیش کرتا ہوں جن پر غور و فکر اور عمل کرنے کے نتیجہ میں ہر انسان اپنی زندگی بہتر بنا سکتا ہے۔

"حضرت ابوسفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے کہا۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات بتائیے کہ اس کے بعد کسی اَور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے یعنی میری پُوری تسلّی ہو جائے۔ حضور صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جواب دیا تم یہ کہو کہ مَیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ پھر اس بات پر ثابت قدم رہو"۔

خدا تعالیٰ پر ایمان ایمان بالغیب کہلاتا ہے۔ اس کے بغیر انسان مومن تو کیا مسلمان بھی نہیں کہلا سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ارشادات کے مطابق جب انسان خدا تعالیٰ پر ایمان لے آتا ہے تو پھر اس کے دل میں خدا تعالیٰ کو تلاش کرنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اور وہ دن رات مجاہدات کرتا اور آخر خدا تعالیٰ کو پا لیتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے مَیں ایک گز اس کے قریب آتا ہوں اور جو میرے پاس چل کر آتا ہے مَیں اسکے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔ الغرض جو سچّے دِل سے خدا تعالیٰ کو تلاش کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے اپنی ہستی کا ثبوت مہیّا کر دیتا ہے۔ اور وہ شخص جو مُنہ سے تو اقرار کرتا ہے لیکن دل اس کا انکار کر رہا ہوتا ہے اور مختلف وساوس کا شکار ہو کر تذبذب کی حالت میں اُن راستوں کو نہیں اپناتا جو قرآن مجید نے خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے بتائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی وضاحت فرمائی ہے وہ شخص تنکوں کے اس گھونسلے کی مانند ہے جو دریا کے کنارے ایک درخت پر بنا ہُوا ہو اور ہَوا کا ایک ہی جھونکا اُسے تہ و بالا کرنے کے لئے کافی ہو۔

استقلال اور ثبات قدم کے ضمن میں حضرت صہیب بن سنانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے سارے کام ہی بابرکت ہوتے ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کے لئے مختص ہے۔ اگر اس کو خوشی و مسرّت نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور اس کی شکرگزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے۔ اور اگر اس کو کوئی دُکھ پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس کا یہ طرزِ عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا ہی باعث ہے اور وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے"۔

اِس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ مومن عُسر اور یُسر ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات مبارک میں ثابت قدمی کے بے شمار نمونے ملتے ہیں جو ہر ایک کے لئے مثالی حیثیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ثابت قدمی کا نمونہ ملاحظہ فرمائیے جبکہ رسولِ خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلِ مکّہ سے قطعی طور پر ناامید ہو گئے تو آپ طائف تشریف لے گئے تا کہ وہاں کے لوگوں کو اسلام کی طرف بُلائیں اور انہیں اسلام کی طرف مائل کریں۔ چنانچہ آپ قبیلہ ثقیف کے سرداروں کے پاس گئے۔ آپ نے ان سے گفتگو کی مگر وہ تُرش روئی سے پیش آئے۔ آپ ان سے مایوس ہو گئے اور ان سے درخواست کی کہ اس معاملہ کو پوشیدہ رکھیں مگر انہوں نے اس کے برعکس شہر کے اوباشوں کو رسولِ خداؐ کے خلاف بھڑکایا۔ ان بازاری لوگوں نے آپ کا پیچھا کیا اور آپ کو عتبہ اور شیبہ کے باغ کی دیوار کی طرف پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ آپ نے دیوار کے سایہ میں آرام فرمایا اور جب اطمینان ہوا تو آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور خدا کے حضور یوں دعا کی:-

"اے اللہ مَیں تیرے حضور اپنی کمزوری، اپنی ناقص تدبیر اور لوگوں کی نگاہوں میں اپنی سُبکی کی شکایت کرتا ہوں تُو ارحم الراحمین ہے اور کمزور لوگوں کا پروردگار ہے۔ تُو میرا رب ہے۔ تُو مجھے کِس کے حوالے کرتا ہے؟ کیا مجھے کسی نفرت انگیز شخص کے سپرد کرتا ہے۔ جو مجھ سے تُرش روئی کے ساتھ پیش آئے یا ایک دشمن کے جو میرے کام کا مالک و مختار بن جائے؟ جب تک تُو مجھ پر غضبناک نہیں ہے مجھے ان باتوں کی پروا نہیں ہے مگر تیری عافیت اور سلامتی تو میرے حق میں بہت وسیع ہو سکتی ہے۔ تیرے رُخِ روشن نے تاریکیوں کو دُور کر دیا ہے اور دُنیا اور آخرت کے کاموں کو سنوار دیا ہے۔ مَیں اسی نُور کی پناہ لیتا ہوں اِس بات سے کہ تیرا غضب مجھ پر نازل ہو یا تیری خفگی مجھ پر وارد ہو۔ مَیں تیری ہی نوازش چاہتا ہوں تا کہ تُو مجھ سے راضی ہو جائے۔ سب طاقت اور قوّت صرف اللہ ہی کو حاصل ہے۔"

اللہ اللہ! کیا شان ہے ثابت قدمی کی، دشمن ہے کہ ظلم و ستم ڈھانے سے باز نہیں آتا اور آپ سرورِ دو عالم فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خدا کے حضور یہی دُعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! کہیں مجھ سے ناراض نہ ہو جانا۔ یہ ہے استقلال کہ مصائب برداشت کر کے بھی خدا کی رضا کو ہر چیز پر مقدّم رکھا اور انتہائی ظلم و ستم بھی آپ کے پائے ثبات میں ذرّہ بھر لغزش پیدا نہ کر سکے۔

درحقیقت مشکلات و مصائب تو انسان کی آزمائش کے لئے آیا کرتے ہیں۔ اگر انسان آزمائش میں ثابت قدم رہے تو وہ فلاح پا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:-

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

دعا ہے کہ خدا ہمیں استقلال بخشے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی سے ترجمہ

عقل کسی کے ورثہ میں نہیں

(عبدالمحسن محمود۔ ربوہ)

کافی عرصہ ہوا ملک انگلستان پر ایک بادشاہ کنگ جان نامی حکومت کرتا تھا۔ اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ انگلستان کی تاریخ کا بدترین بادشاہ تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بادشاہت تو کیا اُس کو عام شہری بھی نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ نیز یہ بھی کہ اس کی ساری زندگی نواب انگریزوں اور گرجوں کی تباہی میں گزری۔ وہ عالمگیر طور پر ناپسندیدہ بادشاہ تھا۔ اس کے بارہ میں اگر کوئی بات کہی جاتی ہے تو صرف یہی ہے کہ اچھا ہوا وہ مرگیا۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ اس کا مرنا ہی ایک اچھا کام تھا۔

اسی بادشاہ کے زمانہ میں ملک انگلستان میں ایک سربراہ پادری ایبٹ آف کنٹربری نامی تھا جو کہ نہایت نیک سیرت و بزرگ شخصیت کا مالک تھا اور نہایت درجہ امیر اور اُونچے اُونچے محلوں میں رہتا تھا اور سینکڑوں ملازم ہر وقت سُنہری وردیوں میں اُس کی خدمت میں حاضر رہتے تھے اور سینکڑوں آدمی روزانہ اس کی میز پر کھانا کھاتے تھے۔

بادشاہ کنگ جان کو جب ایبٹ آف کنٹربری کی خبر پہنچی اور اس کے حالات سے واقفیت ہوئی تو کنگ جان کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں ایبٹ آف کنٹربری اس کے خلاف بغاوت نہ کر دے اس خیال کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس نے پادری کو مغلوب کرنے کی ٹھان لی اور ایک تجویز سوچ کر ایبٹ کو اپنے دربار میں بُلایا اور اس کو اس کی امیرانہ زندگی گزارنے پر خوب لعن طعن کی پھر تین سوال پوچھے اور ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیا کہ اگر اِن تین سوالوں میں سے کسی ایک کا بھی وہ جواب نہ دے سکا تو اس کا سر تن سے جُدا کر دیا جائے گا۔

پہلا سوال یہ تھا کہ صحیح طور پر اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات کا اندازہ لگاؤ کہ میری بمعہ میرے تاج کے کیا قیمت ہے۔اور دوسرا یہ کہ گھوڑے پر سوار ہو کر وہ کتنے عرصہ میں زمین کے گرد اپنا ایک چکّر مکمل کر سکتا ہے اور تیسرے یہ کہ مَیں کیا سوچ رہا ہوں۔

ایبٹ یہ سوال سُنکر بہت گھبرایا اور بادشاہ سے عرض کرنے لگا کہ اِن سوالوں کے جواب حاصل کرنے کے لئے اسے تین ہفتوں کی مُہلت دے۔ بادشاہ رضامند ہو گیا۔ایبٹ مُہلت لے کر دربار سے نکلا اور لگا تمام ملکوں کی یونیورسٹیوں اور درس گاہوں کی خاک چھاننے مگر ناکام رہا۔آخر جب صرف تین دن کا وقفہ رہ گیا تو بڑی مایوس کُن حالت میں گھر کو لوٹا۔جب اپنے شہر کے قریب پہنچا تو اس کو ایک گڈریا ملا اُسنے اس سے مایوسی کی وجہ پوچھی تو ایبٹ نے سارا ماجرا کہہ سُنایا۔گڈریا نے کہا کہ وہ اپنا لباس اسے دیدے تاکہ وہ اس کا بھیس بدل کر بادشاہ کو جا کر اُس کے سوالوں کا جواب دے سکے ایبٹ مرتا کیا نہ کرتا فوراً رضامند ہو گیا۔

چنانچہ مقررہ دن گڈریے نے ایبٹ کا بھیس بدلا اور بادشاہ کے دربار میں جا پہنچا اور آداب بجا لا کر عرض کرنے لگا کہ وہ اس میں کامیاب ہو گیا ہے کہ اس کے سوالوں کا جواب دے سکے۔

بادشاہ کو یہ سُنکر نہایت حیرانگی ہوئی اور غصّہ آیا۔کہنے لگا لاؤ وہ کہاں ہیں تمہارے جواب؟ لطف کی بات یہ ہے کہ نہ ہی بادشاہ نے اور نہ ہی درباریوں نے اس کو پہچانا کہ یہ ایبٹ آف کنٹربری نہیں ہے۔

بادشاہ کے جواب طلب کرنے پر اُسنے سوالوں کے جواب یُوں بیان کرنے شروع کئے کہ بادشاہ سلامت آپ کا پہلا سوال یہ تھا کہ میری بمعہ میرے تاج کے قیمت بتاؤ تو اس کا جواب عرض ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت عیسٰے علیہ السلام کے متعلق مشہور ہے کہ ان کو یہودیوں نے تیس پنس (PENCE) میں فروخت کیا تھا۔اور تم یہ تسلیم کرتے ہو کہ تم شان و شوکت کے لحاظ سے حضرت عیسٰیؑ سے کم ہو اس لئے تمہاری قیمت بمعہ آپ کے تاج کے انتیس پنس (PENCE) ہے۔اور دوسرا سوال یہ کہ کتنے عرصہ میں گھوڑے پر سوار ہو کر تم زمین کے گرد چکّر لگا سکتے ہو تو اسکے جواب میں عرض ہے کہ تم گھوڑے پر سوار ہو جاؤ اُس وقت جبکہ سُورج نکل رہا ہو اور سُورج کی رفتار کے ساتھ گھوڑا دوڑانا شروع کر دو تو تم چوبیس گھنٹوں میں زمین کے گرد ایک چکر مکمل کر لو گے۔اور تیسرے یہ کہ مَیں اِس وقت کیا سوچ رہا ہوں؟ تو اس کے جواب میں عرض ہے کہ (باقی صـ۲۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیک محمد۔ ربوہ

ترقیٔ اسلام میں مسلمان بچوں کا حصّہ

بعض اوقات چھوٹے بچّوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم بھی اسلام اور احمدیت کی خدمت کریں لیکن وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے اپنی اس عظیم خواہش کو اپنی بچپن کی عمر میں پورا نہیں کر سکتے۔ لیکن آج میں اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ چھوٹے چھوٹے بچّے بھی اسلام اور احمدیت کی خدمت کی راہ میں اپنے بڑوں کے دوش بدوش حصّہ لے سکتے ہیں اور اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے دن کو جلد سے جلد قریب تر لانے میں عظیم خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ لیکن ضرورت ہے عزم کی۔ ضرورت ہے ہمّت و کوشش کی اور ضرورت ہے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی۔

قرونِ اولیٰ کے مسلمان بچّوں کی طرف نگاہ ڈالئے۔ رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت میں سرشار اور اپنے پیدا کرنیوالے قادر و مطلق خدا سے دعائیں کرنے والے اور دینِ اسلام کی سربلندی کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کرنے والے، نڈر اور باہمّت بچّے کس عظمت اور شان کے حامل ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھئے جب رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مشن کی تکمیل کے لئے لوگوں سے امداد چاہی تو بڑے بڑے سردارانِ مکّہ اس چھوٹے سے نوعمر بچّے کی طرف بڑی حیرت اور تعجّب کی نگاہوں سے دیکھنے لگے جس نے ان تمام دولت مندوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے اور اوّلیّت کا شرف حاصل کرتے ہوئے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہا اور راہِ خدا میں اپنی جان بھی قربان کر دی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بھی اسلام کے اس جانباز سپوت کو بے حساب اور اَن گنت انعامات سے نوازا اور آپ کی عظیم خدمات کے صِلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضور کا چوتھا خلیفہ اور تمام مومنوں کا امیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنایا۔ آپ کی شادی رسول اللہ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی جو جنّت میں عورتوں کی سردار ہیں۔ اب ذرا اِن دو نوعمر بچّوں کو بھی دیکھئے جو یہ اصرار کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ ہمیں بھی جنگ میں شمولیت کا موقعہ دیں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں نوجوان اور دراز قد ہونے کے لئے اپنے پنجوں کے بَل کھڑے ہو جاتے ہیں اور جنگ کے شروع ہونے پر ابوجہل کو دیکھتے ہی اس خطرناک دشمنِ اسلام کو ختم کرنے کے لئے خطرات اور تیروں کی بوچھاڑ میں سے بجلی کی سی تیزی سے گزرتے ہوئے باز کی طرح ابوجہل پر جھپٹتے ہیں اور آنِ واحد میں اسے جہنّم رسید کر دیتے ہیں۔

آج سے چند سال قبل جبکہ اسلام دنیا سے مٹ رہا تھا ایک اَور بچّے نے اپنے پیارے والد، جسے اللہ تعالیٰ نے مامور یّت کا شرف بخشا تھا کی وفات پر آپ کی چارپائی کے پاس کھڑے ہو کر یہ عہد کیا کہ اگر تمام لوگ تیرا ساتھ چھوڑ دیں تو مَیں اکیلا ہی تیری آواز کو دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اور پھر دیکھئے اللہ تعالیٰ نے کِس طرح اس معصوم اور کم عمر بچّے کی دعا کو شرفِ قبولیت بخشا اور کِس طرح آپ کو وعدہ پُورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور آج ایک دُنیا نے دیکھ لیا کہ اس معصوم بچّے نے اپنا عہد پُورا کیا اور اپنے اسی عہد کو نبھاتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گیا۔

برادران! کیا آپ جانتے ہیں یہ بچّہ کون تھا۔ یہ وہی بچّہ تھا جسے خدا نے المصلح الموعود کہا۔ اور ہاں یہی وہ فرزندِ جلیل ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جس کے متعلق کہ خود خداوند ذوالجلال نے فرمایا "نُور آتا ہے نُور"۔

برادران! اگر آپ بھی ذرا سی ہمّت کوشش اور دعاؤں سے کام لیں تو انشاء اللہ آپ بھی انہیں جانثار اور فدائی انسانوں کی طرح خدا تعالیٰ کے حضور مقامِ بلند حاصل کر سکتے ہیں اور اس کی رضا کے وارث بن سکتے ہیں۔

اُٹھیں اور اپنے پیارے آقا المصلح الموعود رضؓ اور قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح اپنی جانیں تک بھی اسلام کی خدمت کرتے ہوئے اپنے ربّ کے حضور پیش کر دیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں اسلام کی خدمت کرنے والا بنائے۔ آمین ٭

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دِلبر مرا یہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(امۃ القدوس فرحت۔ سرگودھا)

کردار :- حسنہ — ایک بوڑھی عورت ۔ انور — ایک بارہ سالہ بچہ
ماں — انور کی امّی ۔

پہلا سین :-

(شہر سے باہر کھیتوں کے درمیان ایک شکستہ جھونپڑی میں سے کلام اللہ کی مترنّم آواز آ رہی تھی۔ جھونپڑی کے باہر انور مناظرِ قدرت سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ آواز کی مٹھاس اور شیرینی اسے جھونپڑی کی طرف کھینچ لاتی ہے۔ وہ کان لگا کر سننا شروع کر دیتا ہے)۔

آواز :- وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۔۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۔۔۔ (رونے کی آواز اور مندرجہ بالا آیت کی تکرار سے جھونپڑی کی فضا غمگین سی ہو گئی ہے۔ آواز ہچکیوں میں بدل گئی۔ انور آہستہ آہستہ دبے پاؤں جھونپڑی کے دروازے کی طرف بڑھتا ہے)۔

آواز :- "جو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاتے ہیں انہیں مرا مت کہو۔ وہ زندہ ہیں لیکن تم سمجھتے ہیں۔" وَلَا تَقُوْلُوْا ۔۔۔ (آنسوؤں کے بے شمار قطرے قرآن پاک کے صفحات کو گیلا کر رہے تھے) ہاں راہِ یزداں میں کٹ مرنے والے موت سے پہلے آبِ حیات پیتے ہیں جو ان کے لئے ابدی زندگی کا پیامبر ہوتا ہے اور یہ طہوری آبِ حیات ان کی رُوح میں زندگانی کا وہ نشہ بھر دیتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو ابدی اور ازلی ہوتا ہے — اور یہ ابد — یہ ابدالآباد لمحات میرے بچّے کو اپنی گود میں لئے آسمان کی لازوال بلندیوں پر پرواز کرتے ہیں جہاں آسمانی نور کی بارشیں اُن کو ہر کدورت سے پاک و مبرّا کر کے دامنِ ایزدی پر۔۔۔ (انور جھونپڑی کے اندر آ جاتا ہے۔ قدموں کی چاپ سُنکر حُسنہ نے اپنا سر اُوپر اُٹھایا۔ اس کی آنکھوں کے حلقے نرم نرم قطروں سے بالکل تر ہو چکے ہیں)۔

حُسنہ:۔ آؤ میرے بچّے کیسے آئے ہو؟ اور کہاں سے آئے ہو؟ تم میرے لال کے دوست تو نہیں ہو۔ آؤ میرے قریب آ جاؤ۔

انور:۔ نہیں ماں مَیں تمہارے بچّے کو نہیں جانتا۔ مَیں تمہاری ہچکیوں کو سُن کر یہاں تک آن پہنچا تم مجھے اپنے لختِ جگر کی کہانی سُناؤ۔ (قریب ہی زمین پر بیٹھ جاتا ہے)۔

حُسنہ:۔ (کلام اللہ بند کرتے ہوئے اپنے آنسو پونچھتی ہے) میرے بچّے جس جگر گوشہ کی داستان سُننے کے تم متمنّی ہو وہ آج اپنے حقیقی آقا کے دَر پر پہنچ چکا ہے لیکن اس کی کہانی ہر وقت میری ممتا کی زبان کہتی رہتی ہے۔۔۔ تم مجھے اپنا نام نہیں بتاؤ گے؟

انور:۔ میری امّی مجھے انور کہتی ہیں ماں! میرا نام انور ہے۔

حُسنہ:۔ انور بیٹا! میرے بچّے کی کہانی ایک بچّے کی کہانی نہیں ایک فوجی کی کہانی ہے! وطن کے ایک سجیلے سپاہی کی کہانی ہے۔ حال کے نونہالوں میں سے پروان چڑھنے والے ایک دلیر، فاتح اور شجاع مرد کی کہانی ہے۔ وہ دن میری خوشیوں کا دن تھا جس دن اس نے میرے گھر آنکھ کھولی اور پھر اپنی ننھّی مُنّی مسکراہٹوں میں بچّہ سے جوان ہو گیا۔ اُس وقت اس کے وطن نے اسے آواز دی۔ میرا جوان بچّہ وطن کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے سرفروشانِ وطن میں شامل ہو گیا۔ وہ محاذ پر چلا گیا — باوجود میرے روکنے کے — وہ چلا گیا اور اس کے الفاظ میری زبان پر جاری ہو گئے۔ معلوم ہے اس نے کیا کہا تھا۔

انور:۔ نہیں تو عظیم ماں!

حُسنہ:۔ اس نے کہا تھا "ماں! ایک کمینہ ہمسایہ میری غیرت کو للکارتا ہے۔ کشمیر کی پیشانی سے زعفران و لالہ کا خون اُبل رہا ہے۔ رسول اللہؐ کا فرمان میری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رُوح میں ایمان تازہ کر رہا ہے۔
حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ — مَیں
جہاد پر جا رہا ہوں۔ مت رو میری ماں
مردِ مسلم یا تو غازی ہوتا ہے یا شہید
اور دونوں کا مقام جنّت الفردوس
ہے۔" اور پھر وہ چلا گیا۔
(آنسوؤں کی ٹپ ٹپ)

انور :۔ ماں! تمہارا ایک ہی بیٹا تھا؟

حُسنہ :۔ میرا اکلوتا بچّہ، یتیم بچّہ، میری قوم
کا غرور، میرے ملک کا فخر اور میرے
مذہب کا ستارہ، میرا پیارا بچّہ!
(اس کی ہچکی بندھ جاتی ہے)

انور :۔ ماں! مَیں ہر روز تمہارے پاس آیا
کروں گا تم مجھے اپنے سپاہی بچّے کی
کہانیاں سُنایا کرنا۔ مَیں بھی تمہارے
بیٹے کی طرح وطن کا سپاہی بنوں گا۔

حُسنہ :۔ وطن کا سپاہی! اے شمعِ وطن کے
پروانے! میری دعا ہمیشہ تمہارے ساتھ
رہے گی۔ اے ناموسِ وطن! خدا تجھے
اپنی امان میں رکھے۔

انور :۔ (اُٹھتے ہوئے) خدا حافظ ماں۔

حُسنہ :۔ (اسے پیار کرتے ہوئے) خدا
حافظ میرے بچّے!

دوسرا سین :۔
(انور اپنے کمرے میں بیٹھا ہے۔ کمرے
کا دروازہ باورچی خانہ میں کُھلتا ہے۔
جہاں اس کی امّی کے روٹیاں پکانے
کی آواز آ رہی ہے)۔

انور :۔ (اپنے آپ سے) جو قوم کی خاطر
مرجاتے ہیں وہ شہید کا درجہ حاصل
کرتے ہیں۔۔ اور جو زندہ رہتے ہیں
وہ غازی کہلا کر جنّت الفردوس کے
وارث بنتے ہیں۔۔ وہ رضائے الٰہی اور
خوشنودیٔ برحق کے مستوجب ہوتے
ہیں۔۔۔ خدا تعالیٰ کی رضاجوئی تک رسائی
کے لئے مَیں وطن کا سپاہی بنوں گا۔
وطن کا سپاہی — وطن کا ستارہ —
وطن کی آن۔

امّی :۔ انور! ناشتہ کر لو میرے بیٹے۔

انور :۔ جب بھی وطن کو میری ضرورت پڑیگی
میں حاضر ہو جاؤں گا۔

امّی :۔ انور!

انور :۔ جی امّی (باورچی خانہ میں جاتے ہوئے)
امّی! مَیں وطن کا سپاہی بنوں گا اور
یہ اِ مستقبل شہید کی ماں کے شہید
بیٹے کا مستقبل ہو گا۔

امّی :۔ (آہستہ سے) شہید کی ماں کے شہید بیٹے کا مستقبل!

انور :۔ اور آپ! شہید کی ماں!! اُس عظیم ماں
کی طرح جس کی عظمت نے میرے مستقبل
کو ایک مقصود بنا دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا شہر

(ودود احمد۔ کراچی)

میرے شہر کا نام کراچی ہے۔ کراچی کی اگر سیر کی جائے تو اس کے لئے تقریباً تین چار دن چاہئیں لیکن آئیے میں آپ کو گھر بیٹھے کراچی کی سیر کراؤں۔

کراچی جو کہ پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے صوبہ سندھ میں واقع ہے۔ یہ مغربی پاکستان کے جنوب میں ہے۔ آبادی تقریباً ۳۵ لاکھ ہے اور تقریباً ۲۵ میل کے علاقہ میں پھیلا ہوا ہے۔

کراچی میں بڑی بڑی عمارتیں ہیں جو بہت خوبصورت اور نہایت پختہ ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی عمارت، لکشمی بلڈنگ، ہوٹل انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل میٹروپول وغیرہ کی عمارتیں بہت مشہور ہیں اسٹیٹ بینک میں خودکار سیڑھیاں لگی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ حبیب بینک کی عمارت بہت خوبصورت ہے۔ اس ۲۲ منزلہ گول عمارت کو دیکھیں تو ایسا لگتا ہے کہ آسمان سے لگی ہوئی ہے۔ اگر اس کے نیچے کھڑے ہو کر سب سے اُوپر کی منزل دیکھیں تو اگر آپ نے ٹوپی پہنی ہو گی تو وہ گر جائے گی کیونکہ ایسا میرے ساتھ بھی ہے!

کراچی میں بہت سے باغ بھی ہیں جن میں جناح باغ اور ہِل پارک کافی مشہور ہیں۔ باغِ جناح کے مقابل عجائب گھر بھی ہے ہِل پارک پہاڑی پر ہے۔ اس پر جگہ جگہ تالاب بنے ہوئے ہیں۔ اس کے عین وسط میں ایک جھیل بھی ہے جس میں کنول کے پھول کھِلے ہوئے بڑے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ہِل پارک سے پورا کراچی نظر آتا ہے۔ ہِل پارک سے تھوڑا آگے بڑھیں تو ڈرگ روڈ ہے اور اس سے آگے ہوائی اڈہ۔ کراچی کا ہوائی اڈہ کافی بڑا ہے۔ یہاں پر دن رات جہازوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔ دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہروں کے لوگ جو کراچی آتے ہیں وہ کراچی کا ہوائی اڈہ ضرور دیکھتے ہیں۔

اس کے علاوہ کراچی میں بھی ایک کراچی ہے — جی ہاں! جس کا نام نئی کراچی ہے۔ یہاں پر حکومت نے غریب لوگوں کو پلاٹ دئے ہیں تاکہ وہ بارش و طوفان سے محفوظ رہ سکیں۔

اس کے علاوہ حکومتِ پاکستان اور اٹلی کی حکومت نے مِل کر ایک سڑک کراچی سے حیدرآباد تک بنائی ہے جس کا نام سپر ہائی وے ہے یہ سَو میل لمبی سڑک بہت کشادہ اور چوڑی ہے جس کا افتتاح صدرِ پاکستان آغا محمد یحییٰ خان نے کیا تھا۔ اِس سڑک کی تعمیر سے کراچی اور حیدرآباد کے درمیان کافی فاصلہ کم ہو گیا ہے۔

کراچی پاکستان کا صنعتی شہر بھی ہے یہاں پر شگھوپیر اور شیرشاہ کے علاقوں میں بڑی بڑی ملیں ہیں جہاں زندگی کی ہر ضرورت کے سامان بنتے ہیں۔ اور یہاں سے یہ مال پاکستان کے دوسرے شہروں اور ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔

اب، چلئے کراچی کے ساحل کی طرف چلیں یہاں پہنچ کر اگر نگاہ دوڑائیں تو دُور تک سمندر ہی سمندر نظر آتا ہے جس میں بڑے بڑے جہاز کھڑے ہوتے ہیں۔ یہاں پر کشتیاں بھی ہوتی ہیں جن میں بیٹھ کر لوگ سَیر کرتے ہیں۔ یہاں سے کشتیوں میں بیٹھ کر لوگ منوڑا جاتے ہیں۔ یہ ایک جزیرہ ہے۔ یہاں پر روشنی کا مینار لگا ہے جو رات کو جہازوں کو راستہ دکھاتا ہے۔

کلفٹن، سینڈز پٹ، ہاکس بے اور پیراڈائز پوائنٹ بھی کراچی کے ساحل ہیں یہاں پر لوگ نہانے آتے ہیں۔ کلفٹن میں ایک ماہی خانہ بھی ہے جہاں بیرونی ممالک کی رنگ برنگی مچھلیاں ہیں۔

کراچی کے مشہور بازار صدر بازار اور بوری بازار ہیں۔ صدر میں احمدیہ مسجد بھی ہے جو کافی بڑی ہے لیکن کراچی کے لوگوں کے لئے پوری نہیں اِس لئے اب کراچی میں اَور دوسری مسجدیں بھی بنائی جا رہی ہیں جن میں مارٹن روڈ کی مسجد کا نام سرِفہرست ہے۔

اس کے علاوہ کراچی میں منگھوپیر کے علاقہ میں گرم پانی کے چشمے بھی ہیں۔

یہ ہے میرا شہر۔ اچھا لگا آپ کو۔ دیکھا مُفت میں سَیر کرا دی ؂

بچّو!

تم بھی اپنے شہر کے حالات لکھ کر ہمیں بھجواؤ تاکہ تمہارے شہر کے متعلق بھی دوسروں کو علم ہو سکے ؂ (ادارہ)

قسط ۲

پاک بھارت جنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طارق احمد بٹ۔ کراچی

۷ ستمبر :-

سارا دن اور ساری رات بھارتی توپ خانہ بے دریغ آگ اُگلتا رہا۔ واہگہ اور کھیم کرن کے علاقوں میں بھارتی بکتر بند ڈویژنوں کے حملے ناکام بنا دیئے گئے جس میں بھارتی فوج کے بے شمار فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔ ایک میجر اور چند بھارتی فوجی گرفتار کر لئے گئے۔ پاک فضائیہ نے بھارت کے ۳۱ طیارے تباہ کرنے کے علاوہ اس کے اڈوں سرینگر، آدم پور، جام نگر، ہلواڑہ اور پٹھان کوٹ وغیرہ پر بھرپور حملے کئے۔ چین کی طرف سے پاکستان کی مکمل حمایت کا اعلان کیا گیا۔ روس نے جنگ بند کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ انڈونیشیا نے ساتھ دینے کا فیصلہ کیا۔

۸ ستمبر :-

پاکستان کے بحری بیڑے نے بھارت کی بندرگاہ دوارکا پر گولہ باری کر کے ان فوجی اڈوں کو تباہ کر دیا جہاں سے اُڑ کر بھارتی طیارے مغربی پاکستان پر حملے کرنے آتے تھے۔ پاک بحریہ نے تین بھارتی طیارے بھی مار گرائے۔ بری فوج نے بھارت کے ۲۵ ٹینک اور ۵ توپوں پر قبضہ کر لیا۔ پاک فضائیہ نے تین دنوں میں بھارت کے ۶۰ طیارے تباہ کرنے کے علاوہ ہلواڑہ اور جودھپور کے بھارتی اڈوں پر بمباری بھی کی۔ حیدرآباد اور سیالکوٹ کے علاقوں میں نئے محاذ کھولنے کی بھارتی کوششیں ناکام بنا دی گئیں۔ ایران اور وزیراعظم لنکا نے پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیا۔

۹ ستمبر :-

پاک فضائیہ کے شاہینوں نے پٹھانکوٹ اور جودھپور کے بھارتی ہوائی اڈوں پر شدید بمباری کی۔ جسڑ، واہگہ اور قصور کے علاقوں سے بھارتی فوجوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا۔ سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے علاقہ میں دشمن پر شدید حملے کر کے ۳۳ ٹینک تباہ اور گولہ بارود سے بھری ہوئی ۵ گاڑیوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ چین، سعودی عرب اور الجزائر کی حکومتوں نے پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا۔

۱۰ ستمبر:-

قصور اور فیروزپور محاذ پر بھارتی فوج کو پسپا کر دیا گیا۔ پاکستانی فوج نے واہگہ کے علاقہ میں بھارت کی متعدّد چوکیوں اور اکھنور جمّوں سیکٹر میں دو اَور چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ پاک فضائیہ نے دشمن کے تین اَور طیارے مار گرائے۔ حکومتِ ترکی نے پاکستان کو اسلحہ دینے کا اعلان کر دیا۔

۱۱ ستمبر:-

سیالکوٹ کے محاذ پر گھمسان کی جنگ میں بھارت کے مزید ۳۶ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ لاہور سیکٹر میں ہریکے روڈ پر دشمن کی پیش قدمی روک دی گئی۔ پاکستانی فوجیں مشہور بھارتی قصبہ کھیم کرن پر قبضہ کرنے کے بعد کافی آگے نکل گئیں۔ سیالکوٹ کی شہری آبادی پر بھارت کی بمباری سے ڈیڑھ سَو دکانیں تباہ اور دس افراد شہید ہو گئے۔

۱۲ ستمبر:-

سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن نے ۵۰ ہزار فوج سے حملہ کیا جسے پاک فوج نے فضائیہ کی مدد سے ناکام بنا دیا۔ اس روز کی لڑائی میں بے شمار بھارتی ہلاک ہوئے۔ دشمن کے ۴۵ ٹینک، ۱۲۳ گاڑیاں اور دوسرا جنگی ساز و سامان تباہ کر دیا گیا۔

کھیم کرن کے علاقہ میں لیفٹیننٹ کرنل اننت سنگھ نے اپنے ۷ افسروں اور ۳۵۰ سکھ فوجیوں سمیت ہتھیار ڈال دیئے۔ سلیمانکی کے محاذ پر پاکستانی جوانوں نے پیش قدمی کر کے متعدد چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ سندھ، راجستھان کے محاذ پر بھارتی بھگوڑے جیسلمیر کی چوکی چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ ایران اور ترکی نے مزید امداد پاکستان کو دینے کا اعلان کر دیا جس میں ترکی نے پچاس لاکھ ڈالر کی توپیں اور گولہ بارود مہیّا کیا۔

۱۳ ستمبر:-

سیالکوٹ کے محاذ پر دوسری جنگِ عظیم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی ہوئی جس میں بھارت کے ایک پورے ڈویژن کا صفایا ہونے کے علاوہ ۵۰ ٹینک اور کئی بکتر بند گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ راجستھان کے علاقہ میں پاکستانی فوج نے ایک بھارتی ریلوے سٹیشن "مونا بھاؤ" پر قبضہ کر لیا۔ کھیم کرن کے علاقہ میں دشمن کے ۴۰ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ ادھر پاک فضائیہ نے جمّوں کے ہوائی اڈہ پر بھارت کے تمام ٹرانسپورٹ طیارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹھکانے لگا دیئے۔ اور ساتھ ہی پٹھان کوٹ، امرتسر، آدم پور، ہلواڑہ، جودھ پور اور جام نگر کے ہوائی اڈوں پر کامیاب حملے کئے۔ بھارت کے تباہ ہونے والے ٹینکوں کی تعداد ۲۰۴ تک پہنچ گئی۔

۱۴ ستمبر:۔

لاہور کے علاقہ مقبول پور کے محاذ پر دشمن کے تین حملے ناکام بنا دیئے گئے جس میں ساڑھے چار سو بھارتی ہلاک و زخمی ہوئے۔ راجستھان کے علاقہ میں دشمن کی ایک چوکی پر قبضہ کر لیا گیا۔ پاک فضائیہ نے بھارت کے ۹ اور طیارے گرا لئے۔ اس کے علاوہ سرینگر، آدم پور، ہلواڑہ، بارک پور اور اگرتلہ کے بھارتی اڈوں پر بھرپور حملے کئے۔ ایران کے وزیراعظم اور ترکی کے وزیر خارجہ پاکستان کی امداد کے سوال پر بات چیت کے لئے راولپنڈی پہنچ گئے۔

۱۵ ستمبر:۔

مغربی پاکستان کے مختلف محاذوں پر دشمن کے مزید ۳۰ ٹینک، ۵ توپیں، ۵۱ فوجی گاڑیاں اور ۴ طیارے تباہ کر دیئے گئے۔ راجستھان کے محاذ پر پاک فوج کی پیش قدمی جاری رہی اور اس نے ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا۔

۱۶ ستمبر:۔

دس روز کی لڑائی میں بھارت کے ۳۸۷ ٹینک، ۹۵ طیارے تباہ اور ۶۸۷۹ فوجی ہلاک ہو گئے۔ پاک فضائیہ نے بھارتی علاقے میں گھس کر دریائے بیاس کے پل پر دشمن کے دو ہنٹر طیارے مار گرائے۔ چین نے بھارت کو الٹی میٹم دے دیا کہ وہ تین روز کے اندر سکم کی سرحد پر اپنے فوجی اڈے ختم کر دے ورنہ سنگین نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جائے۔

۱۷ ستمبر:۔

پاک فوج نے اکھنور، کھیم کرن اور راجستھان کے سیکٹروں میں بھارت کے پانچ سو مربع میل پر قبضہ کر لیا۔ واہگہ اور سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن کے حملے ناکام بنا دیئے گئے اور اس کے مزید ۲ طیارے اور ۵۵ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ اب تک دشمن کے ۵۶۹ فوجی قیدی بنائے گئے۔

۱۸ ستمبر

پاک فضائیہ نے انبالہ کے ہوائی اڈے پر بمباری کر کے ۴ کینبرا طیارے تباہ کر دیئے قصور میں دشمن کے دو لڑاکا طیارے گرائے گئے اس طرح تباہ ہونے والے بھارتی طیاروں کی تعداد ۱۰۶ تک جا پہنچی۔ بری فوج نے واہگہ، اٹاری اور کھیم کرن کے محاذوں پر دشمن کے تمام حملے ناکام بنا دیئے۔ چینی فوجوں نے سکم کی سرحد پر مورچے سنبھال لئے۔

۱۹ ستمبر:۔ سیالکوٹ جموں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محاذ پر پاک فوج نے ۴۰ بھارتی ٹینک اور متعدد توپیں تباہ اور سینکڑوں فوجیوں کو ہلاک کر دیا نیز ۷ بھارتی فوجی افسر اور ۱۰۲ فوجی گرفتار کر لئے گئے۔ واہگہ اور اٹاری سیکٹر میں دشمن کا دو طرفہ حملہ ناکام بنا دیا گیا۔ راجستھان کے محاذ پر دشمن کی ایک اَور چوکی تباہ اور ایک طیارہ گرا لیا گیا۔

۲۰ ستمبر:-

بھارت کے دو اَور طیارے اور ۱۲ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ پاکستانی افواج نے تمام محاذوں پر دشمن کی دھنائی کر دی۔ سلامتی کونسل نے قرارداد منظور کی کہ بھارت اور پاکستان ۲۲ ستمبر کی دوپہر سے جنگ بند کر دیں۔

۲۱ ستمبر:-

واہگہ اٹاری سیکٹر میں پاکستانی طیاروں کی تباہ کن بمباری نے دشمن کی توپیں خاموش کر دیں۔ ۲ بھارتی طیارے، ۱۲ ٹینک، ۳ ٹینک شکن توپیں، ۲۰ ٹرک اور گولہ بارود کے ذخیرے تباہ کر دیئے گئے۔ بھارت کے وزیراعظم نے اعلان کیا کہ اگر پاکستان مان جائے تو وہ فی الفور جنگ بندی کے لئے تیار ہیں۔

۲۲ ستمبر:-

صدر پاکستان نے عالمی امن کی خاطر فائر بندی منظور کر لی جسے ملک کے طول و عرض میں پسند نہیں کیا گیا۔ فائر بندی ۲۳ ستمبر کو صبح تین بجے ہونی قرار پائی۔ پاک فوج نے راجستھان کے علاقہ میں مزید ۵ چوکیوں پر قبضہ کر لیا اور پاک بحریہ نے بھارت کا ایک اَور جنگی جہاز ڈبو دیا۔ کھیم کرن سیکٹر میں ایک بھارتی طیارہ گرا لیا گیا جس میں بھارت کے سابق کمانڈر انچیف جنرل کری اَپّا کا لڑکا سوار تھا۔ اسے گرفتار کر لیا گیا۔

ہمارے فوجی جوان قابلِ تعریف ہیں

جنہوں نے اِس سترہ روزہ جنگ میں دُنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ وہ ایک آزاد ملک کے مالک ہیں اور آزاد رہنا پسند کرتے ہیں۔ پاکستان کے بچّہ بچّہ کو اپنے جرّی اور نڈر فوجی جوانوں پر فخر ہے۔ اور یہ اُمید رکھتے ہیں کہ اگر اب پھر کسی نے پاکستان کی سلامتی پر حملہ کیا تو یہ جوان انہیں کُچل کر رکھ دیں گے۔ پاکستان پائندہ باد

عقل کسی کے ورثہ میں نہیں (بقیہ صہ ۱۳)

تم اس وقت یہ سوچ رہے ہو کہ تمہارے سامنے ایبٹ آف دی کنٹربری کھڑا ہے مگر یہ آپ کا خیال غلط ہے مَیں، تو صرف اس کا ایک غریب سا گڈریا ہوں اور آپ سے اپنے بارہ میں اور ایبٹ کے بارہ میں رحم کا طلبگار ہوں

بادشاہ یہ سُن کر نہایت حیران اور خوش ہوُا اور گڈریے اور ایبٹ آف کنٹربری کو معاف کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امانت

قرآن مجید میں آیا ہے کہ مومن اپنی امانتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ حضرت رسولِ پاک ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ آپؐ شروع ہی سے سچے اور دیانتدار تھے۔ لوگ آپ کی سچائی اور دیانتداری کی وجہ سے آپ کے پاس اپنی امانتیں رکھ جاتے تھے۔ لوگوں کو آپؐ پر بڑا بھروسہ تھا کہ آپ امانت میں خیانت نہیں کریں گے۔ اس کی وجہ سے دُور دُور تک آپ کی شہرت تھی اور لوگ آپ کو صادق اور امین کے نام سے پکارتے تھے۔ یہ نیک شہرت مکّہ کی ایک مالدار بیوہ حضرت خدیجہؓ کو پہنچی۔ انہوں نے آپؐ سے کہا کہ آپ انکے تجارتی مال کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیں جو شام کے تجارتی قافلہ کے ساتھ جا رہا ہے آپ نے اس کو منظور کر لیا۔ آپ کی نیکی اور دیانت کی وجہ سے اس میں آپ کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی اور امید سے بڑھ کر نفع ہوا۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی اپنے پیارے رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ نمونہ پر عمل کریں اور ہر ایک کام میں امانت اور دیانت سے کام لیں۔ وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جو امانت و دیانت کو اپنا شعار بناتی ہیں۔ جب تک کوئی قوم امانت اور دیانت پر قائم رہتی ہے دُنیا کی معزز قوموں میں شمار ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ امانت اور دیانت کو چھوڑ دیتی ہے وہ دنیا میں حقیر اور ذلیل ہو جاتی ہے۔ امانت دار ہونے سے ہم پر فرض آتا ہے کہ ہم دوسروں کے حقوق ادا کریں کسی کے حقوق تلف نہ کریں۔ اگر کوئی راز کی بات ہم سے کہتا ہے تو ہمیں اس راز کو امانت کے طور پر اپنے سینہ میں محفوظ رکھنا چاہیئے اور اس راز کو فاش کر کے امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارے تمام جھگڑے ختم ہو جائیں گے اور ہم پر خدا تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں نازل ہونگی اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں امانت دار بنائے۔ (آمین)

(م۔ ا۔ ج)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچیوں کا صفحہ

فضل برادرز۔ لاہور

نوٹ:۔ غلاف تکیہ اور میز پوش کے لئے کٹ ورک بنائیں اور رنگ اپنی پسند کے لگائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہیدِ ملّت خان لیاقت علی خان

پاکستان بننے کے بعد خان لیاقت علی خان مُلک کے پہلے وزیراعظم بنے۔ پاکستان بننے سے پہلے اور پاکستان بننے کے بعد بھی انہوں نے ملک اور قوم کی جو خدمات سرانجام دی ہیں ان کا بدلہ نہیں دیا جا سکتا۔ آپ بڑے مخلص، اَن تھک اور محبِّ وطن وزیراعظم تھے۔ آپ ۱۸۹۵ء کو کرنال کے ایک امیر اور انتہائی شریف گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد کا نام خان رکن الدولہ شمشیر جنگ نواز رستم علی خان تھا۔

لیاقت علی خان نے اپنا بچپن یوپی میں گزارا۔ ابتدائی تعلیم بھی وہیں حاصل کی۔ ۱۹۱۸ء میں بی۔اے کا امتحان پاس کیا اور اعلےٰ تعلیم کے لئے انگلستان چلے گئے۔ ۱۹۲۱ء میں قانون کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۲۳ء تک وہیں رہے۔ اس دوران آپ ہندوستان سوسائٹی کے خزانچی رہے اور وہاں کی سیاست میں بھی حصّہ لیتے رہے۔ انگلستان سے واپس آنے کے بعد آپ نے یوپی ہی میں رہائش اختیار کی۔ ۱۹۳۶ء میں آپ نے یوپی اسمبلی کے انتخاب میں حصّہ لیا اور اس کے رُکن منتخب ہو گئے اور چودہ (۱۴) سال تک رُکن رہے۔ ۱۹۴۷ء میں آپ کُل ہند مُسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے اور پاکستان بننے تک ممبر رہے۔ ۱۹۴۶ء میں جب مسلم لیگ نے ہندوستان کی عارضی حکومت میں شرکت کی تو آپ کو وزارتِ خارجہ کا قلمدان سونپا گیا۔ تقسیم کے بعد آپ پاکستان کے پہلے وزیراعظم بنے۔

پاکستان بننے کے بعد قائداعظم محمد علی جناح کا انتقال جلد ہی ہو گیا اور اِس بالکل نئی اور مشکلات میں گھِری ہوئی مملکت کی تمام ذمّہ داریاں آپ کو سنبھالنا پڑیں۔ آپ نے حوصلہ نہ ہارا اور بڑی تندہی اور محنت سے اپنی ذمّہ داریوں کو پورا کرنے میں مصروف ہو گئے۔ پوری قوم کو آپ پر اعتماد تھا اور آپ نے بھی قوم کے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہ پہنچائی۔ انہیں دنوں ایک مرتبہ جب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی فوجیں پاکستان کی سرحدوں پر جمع ہو گئیں تو خان لیاقت علی خان نے ایک جلسۂ عام میں مکّہ لہراتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان کا بچّہ بچّہ اپنے وطن کی حفاظت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کو تیار ہے۔ آپ نے ہندوستان کو خبردار کیا کہ وہ پاکستان کے خلاف سرگرمیاں بند کر دے ورنہ اس کو اس کا خوفناک نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔

پاکستان بننے کے فوراً ہی بعد قائدِ اعظم چل بسے تھے تو لوگوں کی نظریں خان لیاقت علی خان پر لگ گئی تھیں۔ مگر افسوس کہ موت نے انہیں بھی زیادہ دیر تک مُہلت نہ دی۔ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو آپ راولپنڈی میں ایک جلسۂ عام میں تقریر کرنے کے لئے پہنچے۔ جلسہ میں بے حد ہجوم تھا۔ لوگ بڑے شوق سے آپ کی تقریر سُننے کے لئے آئے تھے۔ لیاقت علی خاں تقریر کرنے کے لئے اُٹھے اور ابھی آپ کے مُنہ سے یہی الفاظ نکلے تھے "برادرانِ ملّت" کہ اچانک ایک طرف سے اُوپر تلے کئی گولیاں چلنے کی آواز سُنائی دی اور خان لیاقت علی خان لہولہان ہو کر زمین پر گر پڑے۔ آپ کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا۔ مگر زخم بڑے کاری تھے ڈاکٹروں کی انتہائی کوشش کے باوجود آپ کو بچایا نہ جا سکا اور آپ اپنے خدا سے جا ملے۔

آپ کے قاتل کو جس کا نام سیّد اکبر تھا لوگوں نے وہیں جلسہ گاہ ہی میں ہلاک کر دیا۔

لیاقت علی خاں شہادت سے پہلے قائدِ ملّت کہلاتے تھے۔ شہید ہوئے تو قوم آپ کو شہیدِ ملّت کہنے لگی۔ آپ واقعی قوم کے سچّے خادم اور غمخوار تھے۔ آپ نے عمر بھر قوم کی خدمت کی اور خدمت کرتے کرتے اپنی جان دے دی۔ پاکستان کے لوگ آپ کی شاندار خدمات اور بے مثال قربانی کو کبھی نہیں بھول سکتے۔

(طارق احمد بٹ۔ کراچی)

معذرت

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے گزشتہ شمارہ میں ایک مضمون "فرمانبرداری — ایک نعمتِ عظمیٰ" شائع ہوا ہے۔ بعض بچّوں نے جن کا نام اس مضمون میں آیا ہے اس مضمون کے کچھ حصّہ کو خلافِ واقعہ قرار دیا ہے۔

ادارہ ان بچّوں سے معذرت چاہتا ہے۔ دانستہ طور پر انہیں رنج پہنچانا ادارہ کا ہرگز مقصود نہ تھا۔

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننھے منّے سپاہی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اطفال الاحمدیہ کے ممبران کے ذمّہ یہ کام لگایا ہے کہ وہ وقفِ جدید کے چندہ کا بوجھ اپنے کندھوں پر اُٹھا لیں۔ چونکہ اس تحریک پر عمل کر کے وقفِ جدید کا چندہ ادا کرتے ہیں وہ گویا احمدیت کی فوج کے ننھے منّے سپاہی بن جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں :۔

"اے احمدیت کے عزیز بچّو! اُٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مُفت میں ثواب مِل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنّی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق و صفا کے ذریعہ اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کرے گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لُوٹتے رہے ہو اور ہم بچّے اِس سے محروم ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازہ میں داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے مُنّے سپاہی بن جائیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

نیز فرمایا :۔

"اِسی لئے مَیں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وقفِ جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچّے اور بچّیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اُٹھا لیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہو گا کہ جماعت کے بچّے اس قسم اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک (وقفِ جدید) کا مالی بوجھ انہوں نے اُٹھا لیا ہے اور خود اُن کے لئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو کام انہوں نے آئندہ کرنے ہیں اس کے لئے تربیت کا موقع بھی مِل جائے گا"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ نومبر ۱۹۶۶ء)

پس بچّو! تم بھی اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تحریک وقفِ جدید میں شامل ہو جاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذرا مسکرایئے

ایک امیر کا نام فخر الدین تھا اور نوکر کا نام لدھا۔ امیر کو مذاق کی عادت تھی۔ ایک روز اس نے نوکر سے کہا "اگر لدھا کے لام پر دو کشش لگا دیں تو کیا بنے گا؟" نوکر بھی آخر اس کا نوکر تھا بولا "جو فخر کی 'ف' اُڑانے سے بنتا ہے۔

(منور احمد طاہر۔ نبی سہر روڈ)

● ایک بھارتی سپاہی کو بہادری کا تمغہ ملا تو اس کے گاؤں والوں نے اس سے پوچھا "تم نے کیا بہادری کی تھی؟" اس نے کہا "ہماری کمپنی کو "فالن اِن" کر کے کرنل صاحب نے ایک انتہائی خطرناک مشن کے لئے جوان منتخب کرنے کے لئے کہا کہ "جو جوان اِس مشن پر جانے کو تیار ہیں دو قدم آگے آجائیں"۔ "اچھا تو تم دو قدم آگے آگئے تھے؟" "نہیں، باقی ساری کمپنی دو قدم پیچھے ہٹ گئی تھی"۔

✲

● ایک بھارتی سپاہی اپنے دوست کو کہہ رہا تھا "جب مَیں اپنے پِتا جی کی بندوق دیکھتا ہوں تو میرے اندر طوفان جذبات اُمڈ آتا ہے اور میرا جی چاہتا ہے کہ ابھی محاذ پر چلا جاؤں۔ لیکن جب مَیں اپنے پِتا جی کی بیساکھیوں کو دیکھتا ہوں تو میرا سارا جذبہ سرد پڑ جاتا ہے"۔

✲

● ایک بھارتی سپاہی نے اپنے افسر سے پوچھا:۔ "اگر مَیں آپ کو گدھا کہہ دوں تو آپ کیا کریں گے؟"

"مَیں تمہیں پیٹنا شروع کر دوں گا"۔ افسر نے جواب دیا۔

"اور اگر مَیں دِل میں خیال کروں کہ آپ گدھے ہیں تو؟"

"پھر مَیں کچھ نہیں کر سکتا۔ دِل کے خیالات گرفت میں نہیں آتے"۔

"اچھا" سپاہی نے سر کھجاتے ہوئے کہا "تو مَیں خیال کر رہا ہوں کہ آپ گدھے ہیں"۔

(طارق احمد بٹ۔ کراچی)

● ایک بھارتی سپاہی اپنے دوست کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

★ برناف ★

زخم پھوڑے پھنسی اور دوسری جلدی تکالیف

اور کیڑوں کے کاٹے اور جلے ہوئے کے لئے

برناف مانا ہوا بے نظیر مرہم ہے

برنـــاف درد کو دور کرتا ہے اور متاثر

حصوں کو جراثیم سے محفوظ رکھتا ہے او

مواد کو جذب کرکے زخم کو بھرنے میں

مدد دیتا ہے چہرے کے رنگ کو نکھارتا ہے

تیار کردہ

اوپل کیمیکل انڈسٹریز گجران

اللہ تعالی نے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے
وعدہ فرمایا کہ

میں تیرے ماننے والوں کو دنیا کے استاد بناؤنگا

پیارے بچو !
دنیا کے استاد بننے کے لئے
عالی دماغ ہونا ضروری ہے
اور دماغ کو طاقت دینے کے لئے

★★★ مقوی دماغ گولیاں ★★★

ازحد مفید ہیں

اچھے طالب علم اور ذہنی کام کرنیوالے

ہمیشہ انہیں استعمال کرتے ہیں

آپ بھی یہ گولیاں استعمال کیا کریں

تاکہ جلد جلد علم کے خزانے سمیٹ سکیں

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ و ربوہ

Monthly TASH-HEEZ-UL-AZHAN Rabwah
Only Tittle Printed at the Nus at Art Press, Rabwah.
IKHA, 1350 H.S.
OCTOBER, 1971
Regd. No. L 7128

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں)

ھوالناصر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

فون نمبر فیکٹری : 2946
فون نمبر آفس : 4261
فون نمبر دوکان : 2483
فون رہائش : 2354

★ ہم اپنے کرم فرماؤں سے گزارش کرتے ہیں کہ پارچات خریدتے وقت سفینہ پرنٹنگ کے پارچات طلب فرمائیں۔
★ سفینہ پرنٹنگ کے پارچات واقعی دلفریب ہیں جو ڈیزائننگ میں لاجواب اور رنگوں میں جاذب نظر ہیں۔

سفینہ

★ پرنٹنگ اینڈ ڈائننگ ورکس ★

مقبول روڈ۔ لائلپور

:- برانچ آفس -:

عبداللہ کلاتھ ہاؤس۔ ریل بازار۔ لائلپور